مرآۃ المناجیح

اردو ترجمہ وشرح

مشکوٰۃ المصابیح

مصنف

جلد (اول)

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی

نعیمی کتب خانہ گجرات



۱؎ یعنی جب جہاد میں کفار کے علاقہ پر شاہانہ حملہ کرتے تو صبح کے وقت اذان کا انتظار کرتے کیونکہ یہ وقت عبادات کی قبولیت اور رحمت الٰہی کے نزول کا ہے اور جہاد بھی عبادت ہے۔

۲؎ معلوم ہوا کہ اذان مصیبتوں کو دفع کرتی ہے،سرکار اذان کی آواز سے یہ پتہ لگاتے تھے کہ یہ مسلمانوں کی بستی ہے جہاں مسلمان آزادی سے اپنی عبادتیں کررہے ہیں۔کفار کا زور نہیں لہذا یہاں جہاد کی ضرورت نہیں کیونکہ جہاد کفر کا زور توڑنے کے لیے ہوتا ہے نہ کہ کافروں کو جبرًا مسلمان کرنے کے لیے۔

۳؎ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چرواہے کے متعلق چند گواہیاں دیں:ایک یہ کہ اس وقت یہ سچا مسلمان ہے۔دوسرے یہ کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔تیسرے یہ کہ اس کے سارے گناہوں کی معافی ہوگی۔معلوم ہوا کہ حضور ہر ایک کے دل کا حال بھی جانتے ہیں اور سب کے انجام سے بھی خبردار ہیں،کیوں نہ ہو کہ لوح محفوظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

661 -[8] وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنبه» . رَوَاهُ مُسلم	روایت ہے حضرت سعد ابن ابی وقاص سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مؤذن کو سن کر یہ کہہ لیا کرے کہ میں گواہ ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اوریقینًا محمد مصطفے اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں اللہ کی ربوبیت محمد مصطفے کی رسالت اور دین اسلام سے راضی ہوں تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۱؎ (مسلم)

۱؎ ظاہر یہ ہے کہ دعا اذان کے اول پڑھی جائے گی،جب مؤذن کی اذان کی آواز کان میں آئے کیونکہ درمیان میں یہ دعا پڑھنے سے جواب اذان میں خلل واقع ہوگا۔

662 -[9] (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ» ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ «لِمَنْ شَاءَ»	روایت ہے حضرت عبداللہ بن مغفل سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر دو اذانوں کے درمیان۱؎ نماز ہے۔ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۲؎ پھر تیسری بار میں فرمایا اس کے لئے جو چاہے۳؎ (مسلم،بخاری)

۱؎ دو اذانوں سے مراد اذان واقامت ہے،جیسے چاندوسورج کو قمرین،حضرت صدیق وفاروق کو عمرین،حضرت حسن وحسین کو حسنین کہہ دیتے ہیں یا اذان سے مراد اطلاع ہے،اذان تووقت نماز کی اطلاع کے لیے ہوتی ہے اور اقامت تیاریٔ جماعت کی اطلاع کے لیے،بہرحال حدیث پر اعتراض نہیں۔

۲؎ یا تو صلوۃ بمعنی دعا ہے،یعنی اذان وتکبیر کے درمیان دعا مانگا کرو کہ یہ وقت قبولیت ہے یا بمعنی نماز،یعنی اذان واقامت کے درمیان نفل پڑھا کرو،کہ یہ وقت افضل ہے تواس میں نماز بھی افضل،نیز اس سے نماز میں سستی نہ ہوگی،انسان جماعت سے اتنے پہلے مسجد میں پہنچے گا کہ وضو کرکے نفل پڑھ کر تکبیراولی پالے۔خیال رہے کہ احناف کے نزدیک اس حکم سے مغرب علیحدہ ہے کہ اذان مغرب